بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ فاروقِ اعظم

(امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ)

محفل تشکر

مورخہ ۱۱/ مارچ ۲۰۰۷ء، بروز اتوار

از

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل۔ ایل۔ بی

امام ربانی فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل (کراچی)

فون نمبر ۵۸۴۰۳۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ فاروقِ اعظم

(امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ)

محفل تشکر

مورخہ ۱۱؍مارچ ۲۰۰۷ء، بروز اتوار

از

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل۔ ایل۔ بی

امام ربانی فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل (کراچی)

فون نمبر ۵۸۴۰۳۹۵

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ فاروق اعظم

امام العادلین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضور سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اللہ سے مانگ کر لیا۔ آپ مُراد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا:

ذرا عمر (رضی اللہ عنہ) کے آسمانی فضائل تو بیان کرو کہ فرشتے ان کو کیسا بزرگ جانتے ہیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ:

"اگر حضرت عمر کے آسمانی فضائل بیان کرنے میں اتنی عمر صرف کروں جتنی عمر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہدایت کے واسطے صرف کی یعنی ساڑھے نو سو سال جب بھی حضرت عمر کے آسمانی فضائل بیان نہیں ہو سکتے"[1]

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"حق عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان سے بولتا ہے"

چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل اپنی پرانی عادت کے مطابق بہنے سے رک گیا جس طرح وہ زمانہ

جاہلیت میں رک جاتا تھا اور ایک خوبصورت دوشیزہ آراستہ کر کے اس میں ڈال دی جاتی تھی اور کاہن کچھ پڑھتے تھے اس کے بعد وہ جاری ہو جاتا تھا۔ جب مصر کے گورنر نے اس کی اطلاع دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک پرچے پر یہ تحریر فرمایا:

"اے دریائے نیل اگر تو خود بخود بہتا تھا تو مت جاری ہو اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتا تھا تو عمر کہتا ہے جاری ہو جا" آپ نے حکم دیا کہ اس رقعہ کو لے جائیں اور دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس رقعہ کے ڈالتے ہی دریائے نیل جاری ہو گیا۔۲

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زندہ کرامت آج بھی دریائے نیل میں جلوہ گر ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

گذشتہ اقوام میں کچھ بڑے سچے اور صاحب الہام ہوئے ہیں، اگر میری اُمت میں کسی کو الہام ہو سکتا تو عمر کو ضرور ہوتا۔۳ (تفصیلات تاریخ الخلفاء مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی میں ملاحظہ فرمائیں)

طریقۂ طیبہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی قیوم زمانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے

حالات وافکار اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل و کمالات کا عکس اور نمونہ نظر آئے گا۔ چند حقائق ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو حضرت جبریل امین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج آسمان کے فرشتے عمر بن خطاب کے مسلمان ہونے پر خوش ہو رہے ہیں[۴] درحقیقت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حقیقی ولادت باسعادت (ولادت معنوی) اسی وقت ہوئی تھی جب آپ حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوئے۔

☆...... اسی طرح جب حضرت مجدد الف ثانی اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے خلیفہ شیخ عبدالعزیز نے آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں مشاہدہ کیا کہ ملائک کا ہجوم ہے جو خوشی اور انبساط کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں[۵]

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

"یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش"

☆...... اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت عطا فرمائی آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں نفاذ ہو گیا اور ہر طرف دین اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

☆......اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ذریعہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بلند فرمایا آپ نے شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نورِ باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمان بنا دیا۔

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) کو ہوتا۔

☆......اسی طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرزند دلبند امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکاتیب یعنی مکتوبات امام ربانی اور دیگر شہرہ آفاق تصانیف مثلاً رسالہ مبداء و معاد اور رسالہ تہلیلیہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ کے تمام ارشادات علم اسرار سے تعلق رکھتے ہیں یعنی الہامی ہیں۔

جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا:

''یہ معارف جو تحریر میں آگئے ہیں (اللہ پاک کی رحمت سے)

امید ہے کہ سب الہامات رحمانی ہیں''۲

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو الہام کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا اور انہوں نے مدینہ منورہ سے کوسوں دور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو مشکلات میں دیکھ کر دستگیری فرمائی۔ اسی طرح ابن فاروق اعظم حضرت مجدد الف ثانی کو بھی الہام کی دولت سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپ کی نگاہوں سے حجابات کے پردے ہٹا دیے گئے۔

اس ضمن میں بہت سے واقعات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ میں صرف ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے:۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے چھوٹے بھائی شیخ محمد مسعود حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کے مقبول مرید اور صاحب کشف تھے۔ وہ معیشت اور تجارت کے لیے قندھار گئے ہوئے تھے اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے ایک خادم سے فرمایا..... عجب معاملہ ہے میں نے چاہا کہ محمد مسعود کے احوال کی طرف توجہ کروں تو میں نے مکاشفے کی آنکھ سے بہت تلاش کیا۔ اسے میں نے روئے زمین پر کہیں نہ پایا پھر میں نے غور سے دیکھا تو اس کی قبر نظر آئی کہ وہ ابھی قریب ہی زمانے میں فوت ہوا ہے۔ یہ بات لوگوں نے سنی تو حیرت میں پڑ گئے۔ آپ کے فرمانے کے چند روز بعد اُن کے رفقاء نے آ کر اُن کی وفات کی خبر دی۔ ۷

☆......جس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہیں اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کی مراد ہیں چنانچہ جب حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ کے حکم پر سفر ہندوستان کے سلسلہ میں استخارہ کیا تو حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک طوطا شاخ پر بیٹھا ہے حضرت نے اپنے دل میں نیت کی کہ اگر یہ طوطا شاخ سے اڑ کر ہمارے ہاتھ پر بیٹھ جائے تو ہم کو اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی۔ اس خیال کے گزرتے ہی طوطا اڑ کر ہمارے ہاتھ پر بیٹھ گیا اور آپ اپنا لعاب دہن اس کے چونچ

میں ڈال رہے تھے اور وہ طوطا میرے منہ میں شکر ڈال رہا تھا صبح جب یہ واقعہ حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ طوطا ہندوستانی پرندہ ہے۔ ہندوستان میں تمہارے دامن سے ایک عزیز (وحید عصر) وجود میں آئیگا کہ ایک عالم اس سے منور ہوگا۔ ۸

اس مبارک خواب اور اس کی تعبیر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی مراد ہیں کیونکہ آپ نے یہ نیت فرمائی تھی کہ وہ طوطا آپ کے ہاتھ پر بیٹھ جائے یعنی آپ کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ حضرت خواجہ کا نیت فرمانا ہی آپ کی مراد سے تعبیر کیا جائیگا۔

☆......سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی ممکن نہیں اگر ہوتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتا لیکن میں آخری نبی ہوں۔

☆......شہزادۂ فاروق اعظم حضرت مجدد الف ثانی کو پیغمبر اُولوالعزم کی قائم مقامی کا اعزاز حاصل ہے۔ یعنی آپ قیوم زماں ہیں۔

جس طرح حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے چاروں سلاسل فیض پا رہے ہیں اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی چاروں سلاسل سے فیض یافتہ اور فیض رساں ہیں، حضرت فاروق اعظم کی اولاد امجاد سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر سے سلسلہ عالیہ چشتیہ، حضرت میاں میر (لاہوری) سے سلسلہ عالیہ قادریہ اور حضرت مجدد الف ثانی سے چاروں سلاسل کو فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔

☆......اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ترسٹھ سال عمر عطا فرمائی اور شہادت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔

شہزادۂ فاروق اعظم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو بھی ترسٹھ سال عمر عطا کی گئی۔ چنانچہ آپ نے بعض خاص احباب سے فرمایا کہ:

"ایسا معلوم ہوا ہے اور الہام کیا گیا ہے کہ میرے قضائے مبرم ترسٹھ سال ہے"[9]

آپ اس بات سے بہت خوش تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی عمر کے معاملے میں بھی انشاء اللہ نصیب ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا آپ کا وصال شریف ۲۹ ر صفر المظفر ۱۰۳۴ء ترسیٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال پر نہ صرف زمین و آسمان اور پہاڑوں نے بلکہ جنات نے بھی گریہ وزاری کی۔[10]

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے وصال پر آسمان کے تمام اطراف میں بہت سرخی پھیلی ہوئی تھی یعنی آسمان و زمین پر گریہ طاری تھا چنانچہ صاحب شرح الصدور فرماتے ہیں کہ:

"آسمان اور زمین مومن پر گریہ کرتے ہیں، اور اسی میں ہے کہ آسمان کا رونا یہ ہے کہ اس کے اطراف سرخ ہو جاتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ "آسمان کی جو سرخی ہے وہ آسمان میں آسمان کا رونا ہے"[11]

الغرض جس طرح حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے محبوب اور جانشین ہیں، اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تشریف آوری کی

بشارت دی اور وصال سے پہلے آخرت کا اجازت نامہ عنایت فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شارح اور آفتاب کی حیثیت سے قافلہ سالار سلسلہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باطنی طور پر فیض یاب ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کے اسرار و معارف بیان فرمائے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ظاہری و باطنی فیض نہ صرف براہ راست جاری ہے بلکہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے اکناف عالم میں جاری ہے کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی کا سراپا مبارک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سراپہ ناز کا نمونہ اور آئینہ ہے۔

☆......☆......☆

حواشی وحوالے

۱۔ حضرت علامہ بدرالدین سرہندی: حضرات القدس (حصہ اول)، مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۶۰

۲۔ علامہ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی، ص ۱۲۹

۳۔ علامہ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی، ص ۱۲۰

۴۔ حضرات القدس بحوالہ جلد اول ابن ماجہ صفحہ ۵۹

۵۔ مولانا خواجہ احمد حسین خان: جواہر مجددیہ، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء، ص ۳۰

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: افتتاحیہ مصنفہ مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۲۱

۷۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ: زبدۃ المقامات مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ، ص ۳۷۵

۸۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ: زبدۃ المقامات مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ، ص ۲۰۶

۹۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ ص ۲۷۹

۱۰۔ علامہ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی، ص ۱۴۹

۱۱۔ حضرت علامہ بدرالدین سرہندی: حضرات القدس (حصہ دوم) مطبوعہ ۱۴۰۳ھ سیالکوٹ، ص ۲۲۸۔۲۲۹

☆......☆......☆

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلامِ شیخ سعدیؒ

کتبہٗ گوہر قلم